BACKGROUNDERS
Press Information Bureau
Government of India

وندے ماترم کے 150 سال

ایک دھن جو تحریک بن گئی

04نومبر، 2025

اہم نکات
• 1950میں آئین ساز اسمبلی نے اسے ہندوستان کے قومی گیت کے طور پر تسلیم کیا۔ • وندے ماترم کو ابتدائی طور پرعلیحدہ نظم کیا گیا تھا اور بعد میں اسے بنکم چندر کے ناول ''آنند مٹھ'' (مطبوعہ1882) میں شامل کیا گیا تھا ۔ • رابندر ناتھ ٹیگور نے سب سے پہلے اس نغمے کو کلکتہ میں 1896 میں منعقدہ کانگریس کے اجلاس میں گایا تھا۔ • وندے ماترم ، سیاسی نعرے کے طور پر ، پہلی بار 7 اگست 1905 کو استعمال کیا گیا تھا ۔

تعارف

اس سال 07 نومبر 2025 کو ہندوستان کے قومی گیت وندے ماترم کی 150 ویں سالگرہ منائی جا رہی ہے ، جس کا مطلب ''ماں ، میں آپ کے سامنے جھکتا ہوں'' ہے ۔دائمی ترانہ کے کمپوزیشن ہندوستان کی قومی شناخت اور اجتماعی روح کی علامت کی مانند ہے جس سے مجاہدین آزادی اور ملک کے معماروں کی بے شمار نسلیں متاثر ہوئی ہیں ۔ 1875 میں بنکم چندر چٹرجی کی نظم کردہ گیت کو 1882 میں شائع ہونے والے ان کے سرکردہ ناول آنند مٹھ (ایبی آف بلس) میں شامل کیا گیا۔ اس کی موسیقی رابندر ناتھ ٹیگور نے ترتیب دی تھی ۔ یہ ملک کی تہذیب، سیاسی اور ثقافتی شعور کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے ۔ اس سنگ میل کا جشن قومی اتحاد ، قربانی اور عقیدت کے لازوال پیغام کی تصدیق کرنے کا ایک موقع پیش کرتا ہے جسے وندے ماترم میں تمام ہندوستانیوں کے لیے شامل کیا گیا ہے ۔

تاریخی پس منظر

وندے ماترم کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ، اس کے تاریخی مصادر کا جائزہ لینا ضروری ہے ، جووہ راستہ ہے جو ادب ، قوم پرستی اور ہندوستان کی جنگ آزادی کو جوڑتا ہے ۔ گیت کی شاعرانہ ترکیب سے قومی گیت تک ارتقاء میں نوآبادیاتی تسلط کے خلاف ہندوستان کی اجتماعی بیداری کی مثال پنہاں ہے ۔

- یہ گیت 1875 میں آزادانہ طور پر کمپوز کیا گیا تھا ۔ اس کی تصدیق 16 اپریل 1907 کو سری اربندو کے لکھے ہوئے انگریزی روزنامہ بندے ماترم کے ایک اقتباس سے ہوتی ہے ، کہ بتیس سال پہلے بنکم چٹرجی نے اپنا مشہور نغمہ کمپوز کیا تھا۔ انہوں نے مزید مشاہدہ کیا کہ اس وقت بہت کم لوگوں نے سنا ہوگا ، لیکن طویل فریب سے آگہی کی تحریک کے دوران ، بنگال کے لوگوں نے اپنے آس پاس سچائی محسوس کی اور ایک خوش قسمت لمحے میں ، کسی نے ''بندے ماترم'' کی صدا لگائی۔
- کتاب کی شکل میں اس کی اشاعت سے قبل ، آنند مٹھ کو بنگالی ماہانہ میگزین بنگ درشن میں سلسلےوار شائع کیا گیا تھا ، جس کے بانی ایڈیٹر بنکم چٹرجی تھے ۔
- نغمہ ''وندے ماترم'' مارچ-اپریل 1881 کے شمارے میں ناول کی پہلی قسط میں شائع ہوا ۔
- 1907میں میڈم بھیکاجی کاما نے برلن کے اسٹٹ گارٹ میں ہندوستان سے باہر پہلی بار ترنگا پرچم لہرایا ۔ جھنڈے پر وندے ماترم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے ۔

آنند مٹھ اور حب الوطنی کا مذہب

ناول 'آنند مٹھ' کا مرکزی پلاٹ سنیاسیوں کے ایک گروپ کے اردگرد مرکوز ہے جسے سنتان کہا جاتا تھا ، جس کا معنی ہے بچہ ، جو اپنی زندگیاں اپنی مادر وطن کے لیے وقف کرتے ہیں ۔ وہ مادر وطن کی پوجا کرتے ہیں جسے دیوی ماتاکے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے ؛ ان کی عقیدت صرف اپنی جائے پیدائش کے لیے ہے ۔''وندے ماترم'' وہ گیت ہے جسے آنند مٹھ کے سنتوں نے گایا ہے ۔ یہ ''حب الوطنی کے مذہب'' کی علامت کے مانند تھا جو آنند مٹھ کا مرکزی موضوع ہے۔

انہوں نے اپنے مندر میں مادر وطن کی نمائندگی کرنے والی ماتا کی تین تصاویررکھیں: وہ ماں جو اپنی شان و شوکت میں عظیم اور شاندار تھی ؛ وہ ماں جو افسردہ ہے اور گرد آلود ہے؛ وہ ماں

جو اپنی قدیم شان و شوکت میں ہوں گی ۔ جناب اربندو کے الفاظ میں‘‘ان کے وژن کی ماں نے اپنے دو گنا ستر ملین ہاتھوں میں خندہ اسٹیل پکڑرکھا تھا نہ کہ پجاری کا پیالہ ۔

بنکم چندر چٹرجی-وندے ماترم کے مصنف

وندے ماترم کے مصنف بنکم چندر چٹرجی (1838-1894) 19 ویں صدی کے بنگال کی سب سے نمایاں شخصیات میں سے ایک تھے ۔ انہوں نے انیسویں صدی کے دوران بنگال کی دانشورانہ اور ادبی تاریخ میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔ ممتاز ناول نگار ، شاعر اور مضمون نگار کے طور پر، ان کی خدمات نے جدید بنگالی نثر کی ترقی اور ابھرتی ہوئی ہندوستانی قوم پرستی کے اظہار کو نمایاں طور پر متاثر کیا ۔

ان کے قابل ذکر کارناموں میں آنند مٹھ (1882) درگیش نندی (1865) کپل کنڈلا (1866) اور دیوی چودھریانی (1884) شامل ہیں ،جن سے شناخت ذات کے لیے جدوجہد کرنے والے نوآبادیاتی معاشرے کے سماجی ، ثقافتی اور اخلاقی خدشات کی عکاسی ہوتی ہے۔

وندے ماترم کی کمپوزیشن کو قوم پرست نظریہ میں ایک سنگ میل کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے ، جو مادر وطن کے تئیں عقیدت اور روحانی آئیڈیلزم کے امتزاج کی علامت ہے ۔ اپنی تحریروں کے ذریعے بنکم چندر نے نہ صرف بنگالی ادب کو تقویت بخشی بلکہ ہندوستان کی ابتدائی قوم پرستی کی تحریک کے لیے بنیادی نظریاتی اصول بھی پیش کئے۔ وندے ماترم میں انہوں نے ملک کو مادر وطن کا تصور پیش کیا جسے ماں کے طور پر پیش کیا گیا ۔

وندے ماترم-مزاحمت کا گیت

اکتوبر 1905 میں مادر وطن کے کو ایک مشن اور مذہبی جذبے کے طور پر فروغ دینے کے لیے شمالی کلکتہ میں ایک بندے ماترم سمپردیا کی بنیاد رکھی گئی ۔ ہر اتوار کو سماج کے ممبران ‘‘وندے ماترم’’ گاتے ہوئے اور مادر وطن کی حمایت کرنے والے لوگوں سے رضاکارانہ طور پر عطیات قبول کرتے ہوئے پربھات فیری میں نکلتے تھے ۔ رابندر ناتھ ٹیگور بھی بعض اوقات سمپردیہ کے پربھات فیریوں میں شامل ہو جاتے تھے ۔

20مئی 1906 کو باریسال (اب بنگلہ دیش میں) میں ایک بے مثال وندے ماترم جلوس نکالا گیا ، جس میں ہندو اور مسلمان سمیت دس ہزار سے زیادہ شرکاء وندے ماترم کے جھنڈے لے کر شہر کی مرکزی گلیوں سے مارچ کر رہے تھے ۔

اگست 1906 میں بپن چندر پال کی ادارت میں ایک انگریزی روزنامہ بندے ماترم اشاعت شروع کی گئی ، جس میں سری اربندو بعد میں جوائنٹ ایڈیٹر کے طور پر شامل ہوئے ۔ اپنے تیز اور قائل کرنے والے اداریوں کے ذریعے ، اخبار ہندوستان کی بیداری کا ایک طاقتور ذریعہ بن گیا ، جس نے خود انحصاری ، اتحاد اور سیاسی شعور کا پیغام کو ملک گیر پیمانے پرعوام تک آواز کو پہنچایا۔ روزنامہ بندے ماترم نےنوجوانوں کو بے خوف ہوکر قوم پرستی کی خوشخبری کی تبلیغ کرنے اور ہندوستانیوں کو نوآبادیاتی تسلط سے اوپر اٹھنے کی ترغیب دی۔اس اخبار نے قوم پرست فکر کو واضح کرنے اور رائے عامہ کو متحرک کرنے کے لیے ایک بڑے پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا ۔

وندے ماترم کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ سے خوفزدہ۔ایک گیت اور نعرہ دونوں کے طور پر۔ برطانوی انتظامیہ نے اس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کیے ۔ نو تشکیل شدہ صوبہ مشرقی بنگال کی حکومت نے اسکولوں اور کالجوں میں وندے ماترم کے گانے پر پابندی لگانے کے لیے سرکلر جاری کیے ۔ تعلیمی اداروں کو منظوری منسوخ کرنے کی وارننگ دی گئی تھی اور سیاسی تحریک میں حصہ لینے والے طلباء کو سرکاری ملازمت سے خارج کرنے کی دھمکی دی گئی تھی ۔

نومبر 1905 میں بنگال کے رنگ پور کے ایک اسکول کے 200 طلباء میں سے ہر ایک پر 5 روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا تھا ، کیونکہ وہ وندے ماترم کا نعرہ لگانے کے مجرم تھے ۔ رنگ پور میں تقسیم مخالف ممتاز رہنماؤں کو خصوصی کانسٹیبل کے طور پر خدمات انجام دینے اور وندے ماترم کے منتر کو روکنے کی ہدایت کی گئی ۔ نومبر 1906 میں دھولیا (مہاراشٹر) میں منعقدہ بڑی تعداد میں شرکت کرنے والی میٹنگ میں وندے ماترم کی آوازیں بلند کی گئیں ۔ 1908 میں ، بیلگام (کرناٹک) میں جس دن لوک مانیہ تلک کو برما کے منڈالے میں جلاوطن کیا جا رہا تھا ، پولیس نے بہت سے لڑکوں کو مارا پیٹا اور اس پر پابندی والے زبانی حکم کے خلاف وندے ماترم کا نعرہ لگانے پر بہت سے افراد کو گرفتار کیا ۔

دوبارہ ابھرنے والی قوم پرستی کے لیے جنگ کا شور

گیت'وندے ماترم' ہندوستان کی جدوجہد آزادی کی علامت بن گیا ، جس میں خود مختاری کی اجتماعی خواہش اور عوام اور ان کے وطن کے درمیان جذباتی تعلق کا احاطہ کیا گیا ہے ۔ ابتدائی طور پر سودیشی اور تقسیم مخالف تحریکوں کے دوران مقبول ہوا ، اس نے تیزی سے علاقائی رکاوٹوں کو عبور کر کے قومی بیداری کے ترانے کے طور پر کام کیا۔ بنگال کی گلیوں سے لے کر بمبئی کے مرکز اور پنجاب کے میدانی علاقوں تک ، 'وندے ماترم' کی آواز نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف مزاحمت کی علامت کے طور پر گونجتی تھی ۔ انگریزوں کی اس کی آواز کو دبانے کی کوششوں نے صرف اس کی حب الوطنی کی اہمیت کو بڑھایا اور اسے ایک اخلاقی قوت میں

تبدیل کر دیا جو ذات پات ، نسل اور زبان کے افراد کو متحد کرتی ہے ۔ قائدین ، طلباء اور انقلابیوں نے اس کی نظموں سے تحریک حاصل کی ، سیاسی اسمبلیوں ، مظاہروں اور قید سے پہلے اس گیت کو گائے گئے ۔ اس کمپوزیشن نے نہ صرف انقلابی کارروائیوں کو تحریک دی ،بلکہ تحریک کو ثقافتی فخر اور روحانی جوش و خروش سے بھی متاثر کیا ، جس سے ہندوستان کی آزادی کے راستے کے لیے جذباتی بنیاد قائم ہوئی ۔

- ‘وندے ماترم’ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں ابھرتی ہوئی ہندوستانی قوم پرستی کے شور کے طور پر ابھرا ۔
- وندے ماترم کو کانگریس کے 1896 کے اجلاس میں رابندر ناتھ ٹیگور نے گایا تھا ۔ ٹیگور نے 1906 میں کانگریس کے کلکتہ (کولکاتا) اجلاس میں دوبارہ گایا گایا ۔
- 1905کے مشکل دنوں میں بنگال میں تقسیم مخالف اور سوادی تحریک کے دوران اس نغمے کے ساتھ ساتھ وندے ماترم کے نعرے کا اثر بہت زبردست ہو گیا۔
- اسی سال انڈین نیشنل کانگریس کے وارانسی اجلاس میں، ‘وندے ماترم’ نغمے کو پورے ہندوستان کے مواقع کے لیے تسلیم کیاگیا۔

وندے ماترم کو ایک سیاسی نعرے کے طور پر پہلی بار 7 اگست 1905 کو استعمال کیا گیا، جب ہزاروں طلباء، جو تمام برادریوں کی نمائندگی کر رہے تھے- وندے ماترم اور دیگر نعروں سے آسمان گونج اُٹھا اور وہ کولکتہ (کلکتہ) کے ٹاؤن ہال کی طرف جلوس میں روانہ ہوئے، جہاں ایک تاریخی اجلاس منعقد ہوا ،جس میں بڑی تعداد نے شرکت کی اور غیر ملکی مصنوعات کے بائیکاٹ اور سودیسی عہد کے بارے میں مشہور قرارداد منظور کی گئی، جو بنگال کے تقسیم مخالف تحریک کی علامت بنی۔ اس کے بعد بنگال میں ہونے والے واقعات نے پورے ملک کو تحریک دی۔

اپریل 1906 میں نو تشکیل شدہ مشرقی بنگال صوبے کے باریسال میں بنگال صوبائی کانفرنس کے دوران برطانوی حکام نے وندے ماترم کے عوامی نعرے پر پابندی لگا دی اور آخرکار کانفرنس پر بھی پابندی عائد کردی گئی۔ حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مندوبین نے نعرہ لگانا جاری رکھا اور انہیں پولیس کے سخت جبر کا سامنا کرنا پڑا۔

مئی 1907 میں لاہور میں، نوجوان مظاہرین کے ایک گروپ نے نوآبادیاتی احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے **وَندے ماترم** کا نعرہ بلند کیا تاکہ راولپنڈی میں گرفتار **سودیشی** رہنماؤں کی گرفتاری کی مذمت کی جا سکے۔ وہاں مظاہرین کو پولیس کی وحشیانہ کارروائی کا سا منا کرنا پڑا ، لیکن نوجوانوں کے بے خوف نعرے ملک بھر میں بڑھتے ہوئے مزاحمتی جذبے کی عکاسی کرتے تھے۔

مورخہ 27فروری 1908 کو **توٹیکورین (تمل ناڈو)** میں کورل ملز کے تقریباً ہزار کارکنان نے **سوادیشی اسٹیم نیوی گیشن کمپنی** کے ساتھ یکجہتی میں اور حکام کی جابرانہ کارروائیوں کے خلاف ہڑتال کی۔

وہ دیر رات تک سڑکوں پرمارچ کرتے رہے اور **وَندے ماترم** کا نعرہ بلند کرتے ہوئے احتجاج اور حب الوطنی کا اظہار کیا۔

جون 1908 میں ہزاروں افراد **بمبئی پولیس کورٹ** کے باہر جمع ہوئے، **لوکمانیہ تلک** کے مقدمے کے دوران **وَندے ماترم** گاتے ہوئے ایک طاقتور یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ بعد میں، 20 جون 1914 کو، تلک کی رہائی پر پونے میں شاندار استقبال ہوا، جس میں بھیڑ نے ان کے بیٹھنے کے بعد بھی طویل وقت تک **وَندے ماترم** کے نعرے بلند کیے۔

بیرون ملک ہندوستانی انقلابیوں پر اثرات

- 1907میں میڈم بھیکاجی کاما نے برلن کے اسٹٹ گارٹ میں ہندوستان سے باہر پہلی بار ترنگا پرچم لہرایا ۔ جھنڈے پر وندے ماترم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔
- جولائی 1909 میں جب مدن لال دھگنرا کو انگلینڈ میں پھانسی دی گئی تھی ، پھانسی پر چڑھنے سے پہلے ان کے آخری الفاظ تھے 'وندے ماترم' ۔
- 1909میں پیرس میں ہندوستانی محب وطن نے جنیوا سے وندےماترم نامی میگزین کی اشاعت کا آغاز کیا ۔
- کتوبر 1912 میں جب گوپال کرشنا گوکھلے جنوبی افریقہ کے کیپ ٹاؤن پہنچے تو ان کا استقبال ایک عظیم الشان جلوس کے ذریعے کیا گیا، جس میں 'وندے ماترم' کے نعرے کی گونج تھی۔

قومی حیثیت

آئینی اسمبلی میں **جن گن من** اور **وَندے ماترم** کو قومی علامت کے طور پر اپنانے پر مکمل اتفاق رائے پایا گیا اور اس مسئلے پر کوئی بحث نہیں ہوئی۔ 24 جنوری 1950 کو، ڈاکٹر **راجندر پرساد** نے آئینی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ **وَندے ماترم**، آزادی کی تحریک میں اس کے اہم کردار کی وجہ سے، **قومی ترانہ**، **'جن گن من'** کے برابر مقام رکھتا ہے اور اسے اسی احترام کے ساتھ پیش کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا:

''ایک معاملہ ہے جو بحث کے لیے زیرالتوا ہے، یعنی **قومی ترانے کا معاملہ۔** ایک وقت یہ خیال کیا گیا کہ یہ معاملہ ایوان کے سامنے لایا جائے اور ایوان کے ذریعے ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا جائے، لیکن محسوس کیا گیا کہ ایک رسمی قرارداد کے بجائے، بہتر ہے کہ میں قومی ترانے کے بارے میں ایک بیان دوں۔ لہٰذا میں یہ بیان پیش کرتا ہوں۔

لفظوں اور موسیقی پر مشتمل کمپوزیشن جو **'جن گن من'** کے نام سے جانی جاتی ہے، **ہندوستان کا قومی ترانہ** ہے، بشرطیکہ لفظوں میں وہ تبدیلیاں جو حکومت مناسب سمجھے، کی جا سکیں؛ اور نغمہ **وَندے ماترم**، جس نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں تاریخی کردار ادا کیا ہے، اسے **'جن گن من'** کے برابر احترام دیا جائے گا اور مساوی حیثیت حاصل ہوگی۔ (تالیوں کی گونج)۔ مجھے امید ہے کہ اس سے ممبران مطمئین ہوں گے۔

ان کے اس بیان کو اپنایا گیا اور **رابندرناتھ ٹیگور** کا **جن گن من** آزاد ہندوستان کا قومی ترانہ اور **بنکِم چندر چٹرجی** کا **وَندے ماترم** قومی گیت کے طور پر اپنایا گیا، جس کی **جن گن من**کے برابر حیثیت تسلیم کی گئی۔

وندے ماترم گیت کے 150 برس کا جشن

ملک وندے ماترم گیت کے 150برس مکمل ہونے کا جشن منا رہاہے، اس موقع پرپورے ہندوستان میں یادگاری سرگرمیوں کے ذریعہ اس کے پائیدار ورثے کا احترام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، جو اتحاد، مزاحمت اور قومی فخر کے نغمے کے طور پر ہے۔ ادارے، ثقافتی ادارے اور تعلیمی مراکز اس نغمے کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت پر دوبارہ غور کرنے کے لیے سیمینارز، نمائشیں، موسیقی کی پیشکشیں اور عوامی گائیکی کے پروگرام منعقد کر رہے ہیں۔

حکومت ہند اسے چار مراحل میں منائے گی ۔

.

Phase 1
7-14 November 2025

Phase 2
19 -26January, 2026

Phase 3
7-15 August, 2026

Phase 4
1-7 November 2026

چند سرگرمیوں کی فہرست درج ذیل ہیں:

7نومبر 2025 کو:

- دہلی (اندرا گاندھی اسٹیڈیم) میں یادگار تقریب کا قومی سطح پر افتتاحی پروگرام کا انعقاد۔
- ملک بھر میں تحصیل سطح تک وسیع عوامی شرکت کے ساتھ وی آئی پی تقریبات کا انعقاد کیا جائے گا۔
- قومی تقریب میں ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ اور سکّہ جاری کیا جائے گا۔
- **وَندے ماترم** کی تاریخ پر ایک نمائش منعقد کی جائے گی اور ایک مختصر فلم دکھائی جائے گی۔
- ڈاک ٹکٹ اور سکّہ کے اجراء کی فلمیں ہر سرکاری تقریب میں دکھائی جائیں گی۔
- تقریبات کی تصاویر اور ویڈیوز مہم کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی جائیں گی۔
- قومی سطح پر پروگرام میں ملک بھر کے معروف گلوکار **وَندے ماترم** کے مختلف انداز پیش کریں گے۔

سال بھر کی سرگرمیاں:

- آل انڈیاریڈیو، دور درشن اور ایف ایم ریڈیو پر خصوصی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

- پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی) ٹیر 2 اور ٹیر 3 شہروں میں وَندے ماترم پر پینل مباحثے اور مکالمے منعقد کرے گا۔
- دنیا بھر میں تمام ہندوستانی مشنز اور دفاتر میں وَندے ماترم کی روح کے لیے ایک ثقافتی شام کا انعقاد کیا جائے گا۔
- وَندے ماترم کی روح کے لیے ایک عالمی موسیقی کا میلہ منعقد کیا جائے گا۔
- **وَندے ماترم: دھرتی ماں کو سلام** –شجر کاری کی مہمات کا انعقاد کیا جائے گا۔
- ہائی ویز پر حب الوطنی کے موضوع پر وال مرلز تیار کیے جائیں گے اور نمائش کے لیے لگائے جائیں گے۔
- آڈیو پیغامات اور خصوصی اعلانات کیے جائیں گے۔ ریلوے اسٹیشنوں اور ہوائی اڈوں پر ایل ای ڈی ڈسپلے پر وَندے ماترم کے بارے میں معلومات دکھائی جائیں گی۔

خصوصی سرگرمیاں:

- وَندے ماترم کے مختلف پہلوؤں، بانکِم چندر چٹرجی کی زندگی کی کہانی، آزادی کی جدوجہد میں وَندے ماترم کے کردار اور ہندوستان کی تاریخ پر مشتمل 25 فلمیں، ہر ایک ایک منٹ کی، بنائی جائیں گی اور سوشل میڈیا کے ذریعے عوام تک پہنچائی جائیں گی۔
- حب الوطنی کی توانائی کو منظم کرنے کے لیے وَندے ماترم مہم اور **ہر گھر ترنگا مہم** کو بیک وقت منایا جائے گا۔

یہ اقدامات نہ صرف بانکِم چندر چٹوپدھیائے کے لازوال تخلیق کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، بلکہ آزادی کی جدوجہد کے دوران اس کے کردار کو اجاگر کرتےہیں۔ ان تقریبات کے ذریعے وَندے ماترم کی روح کو جدید ہندوستان کے لیے نئے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے—جس کا مقصدقوم کے فخر یہ ماضی کو اس کے متحد، خودمختار اور ثقافتی طور پر متحرک مستقبل کی خواہشات سے جوڑنا ہے۔

اختتامیہ:

وَندے ماترم کے 150 برس مکمل ہونے کا جشن منانے کامقصد اس گیت کی ہندوستان کی قومی شناخت کے ارتقاء میں تاریخی اور ثقافتی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں ادبی اور فکری ماحول سے جنم لینے والا وَندے ماترم اپنے ادبی اصل سے بڑھ کر نوآبادیاتی مزاحمت اور اجتماعی امنگوں کی ایک طاقتور علامت بن گیا۔ موجودہ تقریبات نہ صرف بانکِم چندر چٹوپدھیائے کے وژن کی دیرپا اہمیت کو دوبارہ تصدیق کرتی ہیں، بلکہ جدید ہندوستان میں قوم پرستی، اتحاد اور ثقافتی خود آگاہی کے مباحث کو تشکیل دینے میں اس گیت کے کردار پر ازسرِنو غور و فکر کی دعوت بھی دیتی ہیں۔

حوالہ جات:

Ministry of Culture

https://indianculture.gov.in/digital-district-repository/district-repository/vande-mataram-nationalist-artwork

https://knowindia.india.gov.in/national-identity-elements/national-song.php

https://www.abhilekh-patal.in/Category/Search/QuerySearch?query=vande%20mataram

https://indianculture.gov.in/node/2820573

https://amritkaal.nic.in/vande-mataram

Press Information Bureau:
PIB Archives

https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2024/nov/doc20241125450301.pdf

https://www.pib.gov.in/newsite/erelcontent.aspx?relid=11804

(ش ح ۔م ش ع۔م ع ن۔ع ن۔ع د)

U. No. 845

PIB Headquarters

150 Years of Vande Mataram
A Melody That Became a Movement
(Release ID: 2186984)